سُوْرَۃُ لُقْمٰنَ

﴿تفصیلی سوالات﴾

سوال19: سورۃ لقمن پر ایک مفصل مضمون تحریر کیجیے۔

جواب: **سورۃ لقمن کا تعارف اور مضامین**

اجمالی خاکہ:

سُوْرَۃُ لُقْمٰنَ مکی سورت ہے۔ اس میں چونتیس (34) آیات اور چار(4) رکوع ہیں۔

زمانہ نزول:

سُوْرَۃُ لُقْمٰنَ مکی دور میں اس وقت نازل ہوئی جب کفار مکہ کی مخالفت اپنے عروج پر تھی۔ وہ مختلف حیلوں، بہانوں اور پر تشدد کاروائیوں سے اسلام کی نشر و اشاعت کا راستہ روکنے کی کوششیں کر رہے تھے۔

وجہ تسمیہ:

اس سورت میں چوں کہ حضرت لقمان کی اپنے بیٹے کو نصیحتوں کا تذکرہ ہے، اس لیے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ لُقْمٰنَ رکھا گیا۔

حضرت لقمان کا تذکرہ:

حضرت لقمان اہل عرب میں ایک بڑے عقل مند اور دانش ور کی حیثیت سے مشہور تھے۔ ان کی حکیمانہ باتوں کو اہل عرب بہت وزن دیتے تھے۔ یہاں تک کہ شاعروں نے اپنے اشعار میں ان کا ایک حکیم یعنی دانا کی حیثیت سے تذکرہ کیا ہے۔ قرآن مجید نے اس سورت میں یہ واضح فرمایا ہے کہ حضرت لقمان جیسے حکیم اور دانش ور جن کی عقل و حکمت کا تم بھی لوہا مانتے ہو، وہ بھی توحید کے قائل تھے۔ انھوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی شریک ماننے کو ظلم عظیم یعنی بہت بڑا ظلم قرار دیا تھا اور اپنے بیٹے کو نصیحت کی تھی کہ تم کبھی شرک مت کرنا۔

سورۃ لقمان کا خلاصہ:

سُوْرَۃُ لُقْمٰنَ کا خلاصہ "توحید کے دلائل، کردار سازی اور آخرت کی یاد دہانی" ہے۔

مرکزی مضامین

اہل ایمان کے اوصاف:

سُوْرَۃُ لُقْمٰنَ کے شروع میں قرآن مجید سے فائدہ اٹھانے والوں کے اوصاف بیان کیے گئے ہیں۔

حضرت لقمان کی نصیحتیں:

پھر حضرت لقمان کی وہ نصیحتیں ہیں جو انھوں نے اپنے بیٹے کو فرمائیں۔ انھوں نے اپنے بیٹے سے کہا:

- اے میرے پیارے بیٹے! کبھی شرک مت کرنا،
- نماز قائم کرتے رہنا،
- خود عمل کرتے ہوئے دوسروں کو بھی اچھے کام کا حکم دینا اور برے کام سے منع کرنا۔
- اگر کوئی مصیبت آجائے تو اس پر صبر کرنا۔
- لوگوں سے اچھے طریقے سے پیش آنا۔
- زمین پر اکڑ اکڑ کر مت چلنا

- بلکہ زندگی کے دوسرے معاملات کی طرح چلتے ہوئے بھی میانہ روی اختیار کرنا۔
- جیسے چال ڈھال میں میانہ روی اختیار رکھنا اسی طرح بولنے میں بھی میانہ روی اختیار کرنا اور اپنی آواز کو دھیما رکھنا۔

توحیدِ باری تعالیٰ:

سُوْرَۃُ لُقْمٰنَ میں اللہ تعالیٰ کی توحید، قدرت اور صفات کو دلائل سے ثابت کیا گیا ہے۔

علم کی وسعت کا بیان:

اس سورت کے آخر میں اللہ تعالیٰ کے علم کی وسعت کا بیان ہے۔

سوال20: سورۃ لقمن کے علمی و عملی نکات تحریر کریں۔

جواب: **علمی و عملی نکات**

سُوْرَۃُ لُقْمٰنَ کا مطالعہ کرنے سے جو علمی و عملی نکات معلوم ہوتے ہیں ان میں سے کچھ یہ ہیں :

محسنِ عظیم:

حکمت و دانائی کا تقاضا ہے کہ سب سے بڑے محسن اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جائے۔(سُوْرَۃُ لُقْمٰنَ: 12)

ظلمِ عظیم:

شرک سب سے بڑا ظلم ہے۔(سُوْرَۃُ لُقْمٰنَ: 13)

اہل اللہ کی پیروی:

ہمیں اپنے باپ دادا کی اندھی پیروی کے بجائے اس شخص کی پیروی کرنی چاہیے جو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والا ہو۔(سُوْرَۃُ لُقْمٰنَ: 15)

یوم جزا و سزا:

انسان کا ہر عمل محفوظ ہے اور قیامت کے دن ان کا نتیجہ نکل کر رہے گا۔(سُوْرَۃُ لُقْمٰنَ: 16)

حکمت و دانائی کا تقاضا:

حکمت و دانائی کا تقاضا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کیا جائے، بھلائی کا حکم دیا جائے، برائی سے منع کیا جائے اور جو مصائب آئیں ان پر صبر کیا جائے۔
(سُوْرَۃُ لُقْمٰنَ: 17)

عاجزی اور انکساری:

ہمیں عاجزی اور انکسار اختیار کرنی چاہیے، کیوں کہ تکبر اور شیخی بگھارنے سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔(سُوْرَۃُ لُقْمٰنَ: 18)

میانہ روی:

ہمیں اپنی زندگی کے تمام معاملات میں میانہ روی اختیار کرنی چاہیے۔(سُوْرَۃُ لُقْمٰنَ: 19)

مختصر سوالات

سوال132: سہ
ورۃ لقمن کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

جواب: **وجہ تسمیہ**

اس سورت میں چوں کہ حضرت لقمان کی اپنے بیٹے کو نصیحتوں کا تذکرہ ہے، اس لیے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ لُقْمٰنَ رکھا گیا۔

سوال133: ح
ضرت لقمان کون تھے؟

جواب: **حضرت لقمان کا تعارف**

حضرت لقمان اہل عرب میں ایک بڑے عقل مند اور دانش ور کی حیثیت سے مشہور تھے۔ ان کی حکیمانہ باتوں کو اہل عرب بہت وزن دیتے تھے۔ یہاں تک کہ شاعروں نے اپنے اشعار میں ان کا ایک حکیم یعنی دانا کی حیثیت سے تذکرہ کیا ہے۔

سوال134: سد
ورۃ لقمن کا خلاصہ لکھیں۔

جواب: **سورۃ لقمن کا خلاصہ**

سُوْرَۃُ لُقْمٰنَ کا خلاصہ "توحید کے دلائل، کردار سازی اور آخرت کی یاد دہانی" ہے۔

سوال135: سد
ورۃ لقمن کے اہم علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کریں۔

جواب: **علمی و عملی نکات**

سُوْرَۃُ لُقْمٰنَ کا مطالعہ کرنے سے جو علمی و عملی نکات معلوم ہوتے ہیں ان میں سے کچھ یہ ہیں:

- حکمت و دانائی کا تقاضا ہے کہ سب سے بڑے محسن اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جائے۔(سُوْرَۃُ لُقْمٰنَ: 12)
- شرک سب سے بڑا ظلم ہے۔(سُوْرَۃُ لُقْمٰنَ: 13)

سوال136: قر
آن مجید میں حضرت لقمان کا تذکرہ کس حیثیت میں ہوا؟

جواب: **قرآن مجید میں حضرت لقمان کا تذکرہ**

قرآن مجید نے اس سورت میں یہ واضح فرمایا ہے کہ حضرت لقمان جیسے حکیم اور دانش ور جن کی عقل و حکمت کا تم بھی لوہا مانتے ہو، وہ بھی توحید کے قائل تھے۔ انھوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی شریک ماننے کو ظلم عظیم یعنی بہت بڑا ظلم قرار دیا تھا اور اپنے بیٹے کو نصیحت کی تھی کہ تم کبھی شرک مت کرنا۔

سوال137: ح
ضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو کیا نصیحتیں کیں؟

جواب: **حضرت لقمان کی نصیحتیں**

حضرت لقمان کی وہ نصیحتیں ہیں جو انھوں نے اپنے بیٹے کو فرمائیں۔ انھوں نے اپنے بیٹے سے کہا:

- اے میرے پیارے بیٹے! کبھی شرک مت کرنا،
- نماز قائم کرتے رہنا،
- خود عمل کرتے ہوئے دوسروں کو بھی اچھے کام کا حکم دینا اور برے کام سے منع کرنا۔
- اگر کوئی مصیبت آجائے تو اس پر صبر کرنا۔
- لوگوں سے اچھے طریقے سے پیش آنا۔
- زمین پر اکڑ اکڑ کر مت چلنا

- بلکہ زندگی کے دوسرے معاملات کی طرح چلتے ہوئے بھی میانہ روی اختیار کرنا۔
- جیسے چال ڈھال میں میانہ روی اختیار رکھنا اسی طرح بولنے میں بھی میانہ روی اختیار کرنا اور اپنی آواز کو دھیمار کھنا۔

سوال138: **سو**
ورۃ لقمن کے مرکزی مضامین بتائیں۔

جواب:
مرکزی مضامین

سورۃ لقمن کے مرکزی مضامین درج ذیل ہیں:

- اہلِ ایمان کے اوصاف کا تذکرہ
- حضرت لقمان کی اپنے بیٹے کو نصیحتیں
- توحیدِ باری تعالیٰ پر دلائل
- اللہ تعالیٰ کے علم کی وسعت کا بیان

سوال139: **حکمت**
ودانائی کا کیا تقاضا ہے؟

جواب:
حکمت ودانائی کا تقاضا

حکمت ودانائی کے درج ذیل تقاضے ہیں:

- کائنات کے سب سے بڑے محسن اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جائے۔
- اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کیا جائے۔
- بھلائی کا حکم دیا جائے۔
- بُرائی سے منع کیا جائے۔
- جو مصائب آئیں اور اُن پر صبر کیا جائے۔

LAST HOPE STUDY

سوال140: **اللہ**
تعالیٰ نے سب سے بڑا ظلم کسے قرار دیا ہے؟

جواب:
ظلمِ عظیم

سورۃ لقمن کی آیت نمبر 13 میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

"شرک سب سے بڑا ظلم ہے۔" (سورۃ لقمن)

سوال141: **سو**
ورۃ لقمن کا زمانہ نزول بتائیں۔

جواب:
زمانہ نزول

سُوْرَۃُ لُقْمٰنَ مکی دور میں اس وقت نازل ہوئی جب کفار مکہ کی مخالفت اپنے عروج پر تھی۔ وہ مختلف حیلوں، بہانوں اور پر تشدد کاروائیوں سے اسلام کی نشر واشاعت کا راستہ روکنے کی کوششیں کر رہے تھے۔

﴿کثیر الانتخابی سوالات﴾

xx. حضرت لقمان اہل عرب میں مشہور تھے:

(A) تاجر (B) شاعر (C) حکیم ودانا (D) خطیب

xxi. حضرت لقمان نے نصیحتیں کیں :

(A) اپنے بیٹے کو (B) اپنے بھائی کو (C) اپنے شاگرد کو (D) اپنے دوست کو

xxii. حضرت لقمان نے شرک کو قرار دیا:

(A) گناہ کبیرہ (B) نحوست کا باعث (C) ظلم عظیم (D) ناجائز کام

xxiii. حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ زمین پر مت چلنا:

(A) اکڑ اکڑ کر (B) تیز تیز (C) آہستہ آہستہ (D) اچھل اچھل کر

xxiv. ہمیں اپنی زندگی کے تمام معاملات میں اختیار کرنی چاہیے:

(A) نرمی (B) سختی (C) تیزی (D) میانہ روی

xxv. سورة لقمن سورت ہے:

(A) مکی (B) مدنی (C) مکی ومدنی (D) ان میں سے کوئی نہیں

xxvi. سورہ لقمن کی کل آیات ہیں:

(A) 30 (B) 32 (C) 34 (D) 36

xxvii. سورة لقمن کے کل رکوع ہیں:

(A) 2 (B) 4 (C) 6 (D) 8

xxviii. حضرت لقمان قائل تھے:

(A) نماز کے (B) روزے کے (C) زکوٰۃ کے (D) توحید کے

xxix. حضرت لقمان کا تعلق تھا:

(A) روم سے (B) فارس سے (C) شام سے (D) عرب سے

xxx. سورة لقمن کے آخر میں بیان ہے:

(A) توحید کا (B) اللہ کے علم کی وسعت کا (C) حضرت لقمان کا (D) صبر کا

xxxi. ہمیں پیروی کرنی چاہیے:

(A) آباؤاجداد کی (B) رسم ورواج کی (C) اہل اللہ کی (D) منافقین کی

xxxii. سورة لقمن میں اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے:

(A) بخل سے (B) تکبر سے (C) ناانصافی سے (D) جہاد سے

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

13	12	11	10	9	8	7	6	5	4	3	2	1

B	C	B	D	D	B	C	A	D	A	C	A	C

مشقی سوالات

3۔ درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

i. حضرت لقمان اہل عرب میں مشہور تھے:

(A) تاجر (B) شاعر (C) حکیم و دانا (D) خطیب

ii. حضرت لقمان نے نصیحتیں کیں:

(A) اپنے بیٹے کو (B) اپنے بھائی کو (C) اپنے شاگرد کو (D) اپنے دوست کو

iii. حضرت لقمان نے شرک کو قرار دیا:

(A) گناہ کبیرہ (B) نحوست کا باعث (C) ظلم عظیم (D) ناجائز کام

iv. حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ زمین پر مت چلنا:

(A) اکڑ اکڑ کر (B) تیز تیز (C) آہستہ آہستہ (D) اچھل اچھل کر

v. ہمیں اپنی زندگی کے تمام معاملات میں اختیار کرنی چاہیے:

(A) نرمی (B) سختی (C) تیزی (D) میانہ روی

مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

5	4	3	2	1
D	A	C	A	C

4۔ مختصر جواب دیجیے۔

v. سُوْرَۃُ لُقْمٰنَ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

جواب: **وجہ تسمیہ**

اس سورت میں چوں کہ حضرت لقمان کی اپنے بیٹے کو نصیحتوں کا تذکرہ ہے، اس لیے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ لُقْمٰنَ رکھا گیا۔

vi. حضرت لقمان کون تھے؟

جواب: **حضرت لقمان کا تعارف**

حضرت لقمان اہل عرب میں ایک بڑے عقل مند اور دانش ور کی حیثیت سے مشہور تھے۔ ان کی حکیمانہ باتوں کو اہل عرب بہت وزن دیتے تھے۔ یہاں تک کہ شاعروں نے اپنے اشعار میں ان کا ایک حکیم یعنی دانا کی حیثیت سے تذکرہ کیا ہے۔

vii. سُوْرَۃُ لُقْمٰنَ کا خلاصہ لکھیے۔

جواب: **سورۃ لقمن کا خلاصہ**

سُوْرَۃُ لُقْمٰنَ کا خلاصہ "توحید کے دلائل، کردار سازی اور آخرت کی یاد دہانی" ہے۔

viii. سُوْرَۃُ لُقْمٰنَ کے اہم علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

جواب: **علمی و عملی نکات**

سُوْرَۃُ لُقْمٰنَ کا مطالعہ کرنے سے جو علمی و عملی نکات معلوم ہوتے ہیں ان میں سے کچھ یہ ہیں :

- حکمت و دانائی کا تقاضا ہے کہ سب سے بڑے محسن اللہ تعالی کا شکر ادا کیا جائے۔(سُوْرَۃُ لُقْمٰنَ: 12)
- شرک سب سے بڑا ظلم ہے۔(سُوْرَۃُ لُقْمٰنَ: 13)

5۔ تفصیلی جواب دیجیے۔

i. سُوْرَۃُ لُقْمٰنَ پر ایک مفصل مضمون تحریر کیجیے۔

جواب: تفصیلی سوال نمبر 1،2

سرگرمیاں برائے طلبہ:

سوال1: حضرت لقمان کی طرح مزید دو نیک کردار قرآنِ مجید میں سے تلاش کیجیے۔

جواب: **نیک کردار**

قرآن مجید میں حضرت لقمان کے علاوہ دو نیک کردار درج ذیل ہیں:

- حضرت خضر
- حضرت ذوالقرنین

سوال2: سُوْرَۃُ لُقْمٰنَ میں حضرت لقمان کی اپنے بیٹے کو نصیحتیں مذکور ہیں، ان کا ایک چارٹ بنا کر کمرا جماعت میں آویزاں کیجیے۔

جواب: **حضرت لقمان کی نصیحتیں**

حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو جو نصیحتیں کیں وہ درج ذیل ہیں:

- اے میرے پیارے بیٹے ابھی شرک مت کرنا،
- نماز قائم کرتے رہنا،
- خود عمل کرتے ہوئے دوسروں کو بھی اچھے کام کا حکم دیتا اور برے کام سے منع کرنا۔
- اگر کوئی مصیبت آجائے تو اس پر صبر کرنا۔
- لوگوں سے اچھے طریقے سے پیش آنا۔
- زمین پر اکڑ اکڑ کر مت چلنا
- بلکہ زندگی کے دوسرے معاملات کی طرح چلتے ہوئے بھی میانہ روی اختیار کرنا۔
- جیسے چال ڈھال میں میانہ روی اختیار رکھنا اسی طرح بولنے میں بھی میانہ روی اختیار کرنا اور اپنی آواز کو دھیمار کھنا۔

سوال3: سُوْرَۃُ لُقْمٰنَ میں ماں باپ کے ساتھ حسنِ سلوک کا بھی ذکر ہے۔ تحقیق کر کے بتائیے کہ اسلام میں والدین کا کیا مقام ہے اور ان کے ساتھ حسنِ سلوک کی کس قدر تاکید کی گئی ہے۔

جواب:

والدین کے ساتھ حسنِ سلوک

والدین ہر طرح کی مصیبتیں اور مشکلات اٹھا کر اولاد کی پرورش کرتے ہیں، اپنا سارا سکون اور آرام اولاد کی خاطر قربان کر دیتے ہیں لہٰذا اولاد کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ ہر حال میں والدین کا بھی خیال رکھیں اور ان کی خدمت کریں۔ اولاد کے چند فرائض ذیل میں بیان کیے جاتے ہیں۔

اطاعت شعار اولاد:

اولاد پر فرض ہے کہ وہ والدین کے اطاعت گزار اور فرمانبردار ہوں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے سوا ان کا ہر حکم بجالائیں۔ خاص طور پر جب بڑھاپے کی عمر میں ہوں تو ان کی تابع فرمانی کریں۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

"والدین کا نافرمان جنت کی خوشبو سے بھی محروم رہے گا۔"

حقِ حسن سلوک:

انسانیت کا وجود خدا کے بعد والدین کا مرہونِ منت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی بندگی کے بعد والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا ہے:

وَقَضٰی رَبُّکَ اَلاَّ تَعْبُدُوْٓا اِلآَّ اِیَّاہُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا

"تیرے رب کا یہ حکم ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت مت کرو اور والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کیا کرو۔" (الاسرا:۲۳)

بڑھاپے میں خدمت:

حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے بڑھاپے میں والدین کی خدمت پر بہت زور دیا ہے چونکہ والدین اپنی تمام تر توانائیاں اور صلاحیتیں اولاد پر صرف کر چکے ہوتے ہیں لہٰذا اب اولاد کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ ان کی خدمت کریں۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِندَکَ الْکِبَرَ اَحَدُہُمَاۤ اَوْکِلٰہُمَا فَلاَ تَقُل لَّہُمَآ اُفٍّ وَّلاَتَنْہَرْہُمَا وَقُلْ لَّہُمَا قَوْلًا کَرِیْمًاO وَاخْفِضْ لَہُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَۃِ

"(اگر والدین) تمہارے سامنے دونوں میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انھیں اف بھی نہ کہنا اور انھیں جھڑکنا بھی نہیں اور ان دونوں کے ساتھ بڑے ادب سے بات کیا کرو۔ اور ان دونوں کے لیے نرم دلی سے عجز و انکساری کے بازو جھکائے رکھو۔" (الاسرا:۲۴-۲۳)

دعائے مغفرت:

اولاد پر یہ بھی فرض ہے کہ وہ والدین کی زندگی میں اور مرنے کے بعد ان کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہیں۔ یہ سنت انبیاء علیہم السلام ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

وَقُل رَّبِّ ارْحَمْہُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا

"اور کہو اے میرے رب ان دونوں پر رحم فرما جیسا کہ (شفقت کے ساتھ) انھوں نے بچپن میں مجھے پالا۔" (الاسرا:۲۴)

پسندیدہ عمل:

اولاد کو چاہیے کہ والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئیں۔

ایک مرتبہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے سوال کیا گیا کہ سب سے پسندیدہ عمل کونسا ہے۔ آپ نے فرمایا وقت پر نماز ادا کرنا، عرض کیا گیا پھر کونسا ہے فرمایا والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔ (صحیح البخاری)

عزیزوں سے اچھا برتاؤ:

والدین کے حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ ان کے دوستوں اور عزیزوں سے حسن سلوک کیا جائے۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ "بہت بڑی نیکیوں میں سے ایک نیکی یہ بھی ہے کہ آدمی والدین کے مرنے کے بعد ان کے دوستوں سے حسن سلوک کرے۔"

برائے اساتذہ کرام:

سوال 1: حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو جو نصیحتیں کیں وہ طلبہ کو بتائیں اور ان پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کریں۔

جواب: **حضرت لقمان کی نصیحتیں**

حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو جو نصیحتیں کیں وہ درج ذیل ہیں:

- اے میرے پیارے بیٹے! کبھی شرک مت کرنا،
- نماز قائم کرتے رہنا،
- خود عمل کرتے ہوئے دوسروں کو بھی اچھے کام کا حکم دیتا اور برے کام سے منع کرنا۔
- اگر کوئی مصیبت آجائے تو اس پر صبر کرنا۔
- لوگوں سے اچھے طریقے سے پیش آنا۔
- زمین پر اکڑ اکڑ کر مت چلنا
- بلکہ زندگی کے دوسرے معاملات کی طرح چلتے ہوئے بھی میانہ روی اختیار کرنا۔
- جیسے چال ڈھال میں میانہ روی اختیار رکھنا اسی طرح بولنے میں بھی میانہ روی اختیار کرنا اور اپنی آواز کو دھیما رکھنا۔

ہمیں چاہیے کہ ہم درج بالا نصیحتوں کو اپنی روزمرہ زندگی میں اپنائیں۔

سوال 2: والدین کے ساتھ حسن سلوک کی اہمیت کا درس دیجیے۔

جواب: **والدین کے ساتھ حسن سلوک**

والدین ہر طرح کی مصیبتیں اور مشکلات اٹھا کر اولاد کی پرورش کرتے ہیں، اپنا سارا سکون اور آرام اولاد کی خاطر قربان کر دیتے ہیں لہٰذا اولاد کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ ہر حال میں والدین کا بھی خیال رکھیں اور ان کی خدمت کریں۔

اولاد پر فرض ہے کہ وہ والدین کے اطاعت گزار اور فرمانبردار ہوں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے سوا ان کا ہر حکم بجالائیں۔ خاص طور پر جب بڑھاپے کی عمر میں ہوں تو ان کی تابع فرمانی کریں۔ حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"والدین کا نافرمان جنت کی خوشبو سے بھی محروم رہے گا۔"

انسانیت کا وجود خدا کے بعد والدین کا مرہونِ منت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی بندگی کے بعد والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا ہے:

وَقَضٰی رَبُّکَ اَلاَّ تَعْبُدُوْۤا اِلاَّۤ اِیَّاہُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا

"تیرے رب کا یہ حکم ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت مت کرو اور والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کیا کرو۔" (الاسراء:۲۳)

حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے بڑھاپے میں والدین کی خدمت پر بہت زور دیا ہے چونکہ والدین اپنی تمام تر توانائیاں اور صلاحیتیں اولاد پر صرف کر چکے ہوتے ہیں لہٰذا اب اولاد کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ ان کی خدمت کریں۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِندَکَ الْکِبَرَ اَحَدُہُمَا اَوْکِلٰہُمَا فَلاَ تَقُل لَّہُمَآ اُفٍّ وَّلاَتَنْہَرْہُمَا وَقُلْ لَّہُمَا قَوْلاً کَرِیْمًاO وَاخْفِضْ لَہُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَۃِ

”(اگر والدین) تمہارے سامنے دونوں میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انھیں اف بھی نہ کہنا اور انھیں جھڑکنا بھی نہیں اور ان دونوں کے ساتھ بڑے ادب سے بات کیا کرو۔ اور ان دونوں کے لیے نرم دلی سے عجز و انکساری کے بازو جھکائے رکھو۔“ (الاسرا: ۲۳-۲۴)

اولاد پر یہ بھی فرض ہے کہ وہ والدین کی زندگی میں اور مرنے کے بعد ان کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہیں۔ یہ سنت انبیاء علیہم السلام ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

وَقُل رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا

”اور کہو اے میرے رب ان دونوں پر رحم فرما جیسا کہ (شفقت کے ساتھ) انھوں نے بچپن میں مجھے پالا۔“ (الاسرا: ۲۴)

اولاد کو چاہیے کہ والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئیں۔

ایک مرتبہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے سوال کیا گیا کہ سب سے پسندیدہ عمل کونسا ہے۔ آپ نے فرمایا وقت پر نماز ادا کرنا، عرض کیا گیا پھر کونسا ہے فرمایا والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔ (صحیح البخاری)

والدین کے حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ ان کے دوستوں اور عزیزوں سے حسن سلوک کیا جائے۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ ”بہت بڑی نیکیوں میں سے ایک نیکی یہ بھی ہے کہ آدمی والدین کے مرنے کے بعد ان کے دوستوں سے حسن سلوک کرے۔“

سوال 3: گفتگو کے آداب طلبہ کو سکھائیں۔

جواب:

گفتگو کے آداب

گفتگو ہی ایسا ذریعہ ہے جس سے کسی کے ذہنی معیار، قابلیت اور شخصیت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ جب انسان کسی سے ملتا ہے تو گفتگو سے ہی اپنے آپ کو متعارف کرواتا ہے۔ گفتگو کا اسلوب شائستہ، مہذبانہ، متوازن اور شیریں ہو گا تو انسان کی شخصیت کو عظیم سمجھا جائے گا۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے گفتگو کا انداز درج ذیل ہے:

- آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بہت تیزی کے ساتھ جلدی جلدی گفتگو نہیں فرماتے تھے بلکہ نہایت متانت اور سنجیدگی سے ٹھہر ٹھہر کر کلام فرماتے تھے۔
- آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا کلام اتنا صاف اور واضح ہوتا تھا کہ سننے والا اس کو سمجھ کر یاد کر لیتا تھا۔
- آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ مختصر جملے میں لمبی چوڑی بات کو بیان فرما دیا کرتے تھے۔
- مسکرا کر اور خندہ کشائی سے بات چیت کرتے۔
- گفتگو کرتے وقت چھوٹوں کے ساتھ شفقت اور بڑوں کے سامنے ادب والا لہجہ رکھتے۔
- جب تک دوسرا بات کر رہا ہو تب تک اطمینان سے سنتے اور اس کی بات کاٹ کر اپنی بات نہ شروع کرتے۔
- بلاضرورت زیادہ باتیں نہ کرتے بلکہ اکثر خاموش ہی رہتے۔
- نرمی کے ساتھ اور آہستہ آواز کے ساتھ بات کرتے۔

ہمیں بھی چاہیے کہ ہم سیرتِ نبی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو اپنے روزمرہ گفتگو میں شامل کریں۔

سوال4: سورۃ لقمن میں آنے والے مشکل قرآنی الفاظ کے معنی طلبہ کو بتائیں۔

جواب: **مشکل الفاظ کے معانی**

اساتذہ طلبا کی مدد کریں۔

LAST HOPE STUDY

یہاں سے کاٹیں

سیلف ٹیسٹ

وقت: 40منٹ　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　کل نمبر:25

سوال39: ہر سوال کے لیے چار ممکنہ جوابات (A)، (B)، (C) اور (D) دیے گئے ہیں درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔　(7×1=7)

(lv) ہمیں اپنی زندگی کے تمام معاملات میں اختیار کرنی چاہیے:

(A) نرمی　(B) سختی　(C) تیزی　(D) میانہ روی

(lvi) سورۃ لقمن سورت ہے:

(A) مکی　(B) مدنی　(C) مکی و مدنی　(D) ان میں سے کوئی نہیں

(lvii) سورہ لقمن کی کل آیات ہیں:

(A) 30　(B) 32　(C) 34　(D) 36

(lviii) سورۃ لقمن کے کل رکوع ہیں:

(A) 2　(B) 4　(C) 6　(D) 8

(lix) حضرت لقمان قائل تھے:

(A) نماز کے　(B) روزے کے　(C) زکوۃ کے　(D) توحید کے

(lx) حضرت لقمان کا تعلق تھا:

(A) روم سے　(B) فارس سے　(C) شام سے　(D) عرب سے

(lxi) سورۃ لقمن کے آخر میں بیان ہے:

(A) توحید کا　(B) اللہ کے علم کی وسعت کا　(C) حضرت لقمان کا　(D) صبر کا

سوال40: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔　(5×2=10)

(li) سورۃ لقمن کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

(lii) سورۃ لقمن کے مرکزی مضامین بتائیں۔

(liii) سورۃ لقمن کا خلاصہ کیا ہے؟

(liv) حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو کیا نصیحتیں کیں؟

(lv) سورۃ لقمن کا زمانہ نزول بتائیں۔

سوال41: تفصیلی جواب لکھیں۔　(8×1=8)

سورۃ لقمن کے علمی و عملی نکات تحریر کریں۔